صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 06 اپریل 2015ء بمطابق 16 جمادی الثانی 1436 ہجری بعداز دوپہر تین بجکر پچاس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ۔

اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَكُمْ ۖ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ ۖ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْأَنْهَارَ O وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَائِبَيْنِ ۖ وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ O وَآتَاكُمْ مِنْ كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوهُ ۚ وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَتَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا ۗ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَظَلُومٌ كَفَّارٌ۔

(ترجمہ): خدا ہی تو ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور آسمان سے مینہ برسایا پھر اس سے تمہارے کھانے کیلئے پھل پیدا کئے۔ اور کشتیوں (اور جہازوں) کو تمہارے زیر فرمان کیا تاکہ دریا (اور سمندر) میں اس کے حکم سے چلیں۔ اور نہروں کو بھی تمہارے زیر فرمان کیا۔ اور سورج اور چاند کو تمہارے لئے کام میں لگا دیا کہ دونوں (دن رات) ایک دستور پر چل رہے ہیں۔ اور رات اور دن کو بھی تمہاری خاطر کام میں لگا دیا۔ اور جو کچھ تم نے مانگا سب میں سے تم کو عنایت کیا۔ اور اگر خدا کے احسان گننے لگو تو شمار نہ کر سکو۔ (مگر لوگ نعمتوں کا شکر نہیں کرتے) کچھ شک نہیں کہ انسان بڑا بے انصاف اور ناشکرا ہے۔ وآخِرُ الدَّعوانا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

نشانزدہ سوالات اور انکے جوابات

جناب سپیکر: میڈم محترمہ ثوبیہ شاہد، 2287۔

* 2287 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیاوزیر آبنوشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع پشاور میں پینے کا صاف پانی نہ ہونے کی وجہ سے مختلف بیماریاں پھیل رہی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت نے اس سلسلے میں کیا اقدامات اٹھائے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے، نیز حکومت یونین کونسل کی سطح پر واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شاہ فرمان (وزیر آبنوشی): (الف) ہمارے علم میں ایسی کوئی بات نہیں لائی گئی لیکن یہ حقیقت ہے کہ صاف پانی نہ ملنے اور آلودہ پانی پینے سے انسان، بالخصوص بچے مختلف بیماریوں کا شکار ہو سکتے ہیں۔

(ب) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے ضلع پشاور میں شہریوں کو پینے کا صاف پانی مہیا کرنے کیلئے مجموعی طور پر 344 سکیمیں مکمل کی ہیں جن سے تقریباً 14 لاکھ 47 ہزار افراد کو پینے کا صاف پانی میسر ہو رہا ہے۔ اس کے علاوہ 43 مزید سکیمیں اس سال زیر تعمیر ہیں جن سے تقریباً 70 ہزار افراد کو پینے کا صاف پانی مہیا ہو گا۔ نیز یونین کونسل کی سطح پر محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کا فلٹریشن پلانٹ لگانے کا کوئی منصوبہ نہیں ہے۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: تھینک یو ویری مچ۔ جناب سپیکر صاحب! میرا یہ کوسچن ہے پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے کہ "ضلع پشاور میں پینے کا صاف پانی نہ ہونے کی وجہ سے مختلف بیماریاں پھیل رہی ہیں؟"، محکمے نے جواب مجھے دیا ہے کہ ان کو لاعلمی ہے اس چیز سے، ان کو خبر ہی نہیں ہے کہ پانی سے کوئی بیماریاں پھیل جاتی ہیں اور انسان، اور بچے مختلف بیماریوں کا شکار ہو سکتے ہیں۔ ان لوگوں نے کہا لیکن یہ نہیں کہا کہ یہ روزانہ جو میڈیا پہ، ٹی وی پہ اتنے جو مسائل آتے ہیں جناب سپیکر صاحب! اور محکمہ اس سے بالکل لاعلم ہے، اس پہ مجھے بہت افسوس ہے، اس بات پہ کیونکہ پولیو کے جتنے بھی آج کل پشاور میں جو سامنے آرہے ہیں اور ہم ٹی وی پہ دیکھ رہے ہیں اور ہر ہاسپٹل میں جائیں تو Stomach کی جو بیماریاں ہیں، Kidneys کی جو بیماریاں پھیل رہی ہیں، آپ ان سب میں دیکھیں، پانی کی وجہ سے خاصکر یہ ہماری یونین کونسلز جو پشاور کی ہیں اور جتنا گندا گندا

پانی، بالکل نالوں کا پانی جس طرح سے وہ پی رہے ہیں، وہ واٹر پمپس لگائے ہوئے ہیں لیکن اس کی فلٹریشن کی کوئی وہ نہیں ہے۔ یہ ان کا جواب ہے جس کی مجھے کوئی سمجھ ہی نہیں آ رہی کہ یہ کونسے محکمے نے اس طرح ہمیں جواب دیا ہے، اس کے ساتھ کوئی ریکارڈ، کچھ بھی نہیں کیا۔ دوسرا اس کا جو ہے (ب) حصہ کہ " حکومت نے اس سلسلے میں کیا اقدامات اٹھائے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے، نیز حکومت یونین کونسل کی سطح پر واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟"، تو اس میں محکمہ والوں نے مجھے ایک جواب دیا ہے جس میں بتا رہے ہیں کہ ان کی 344 سکیمیں مکمل ہیں جن سے تقریباً 14 لاکھ 47 ہزار افراد کو پینے کا صاف پانی میسر ہے۔ ہمارے ڈسٹرکٹ پشاور میں I think so 99 یونین کونسلز ہیں لیکن اس کا، آگے سے یہ کہہ رہے ہیں کہ یونین کونسل کی بنیاد پہ ہمارے پاس کوئی منصوبہ نہیں ہے کہ ہم منصوبہ کریں گے لیکن ہمیں سب سے، وہ روٹی کپڑا مکان اگر کسی کا نعرہ ہے یا ایسا ہے، آپ لوگوں کی تو تبدیلی ہے اور پانی جو ہے، یہ سب سے اہم مسئلہ ہے کہ آپ لوگوں کو پانی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہاں ٹھیک ہے۔ شاہ فرمان خان! پلیز۔

جناب شاہ فرمان (وزیر آبنوشی): جناب سپیکر! جو سوال اٹھایا گیا ہے، وہ بیماریوں کے حوالے سے ہے۔ یہ میں ضرور کہنا چاہوں گا کہ جو سینی ٹیشن کے حالات ہیں اور خاصکر جو واٹر سپلائی سکیمز ابھی تک ہوئی ہیں، اس میں جو Requirement ہے کہ پائپ کس کوالٹی کا ہوگا، کتنی Depth میں ہوگا، زیادہ تر سپلائی سکیمز کے پائپس Digging cost کو بچانے کیلئے سینی ٹیشن کی نالیوں میں وہ پڑے ہوئے ہیں لیکن چونکہ پبلک ہیلتھ، یہ جو بیماریوں کی Statistical details ہوتی ہیں، یہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے پاس ہوتی ہیں اور جو Vaccination کا پراسیس ہے، اس حساب سے وہ بھی وہی کرتے ہیں، تو ہماری کوشش یہ ضرور ہے کہ ہم جو پبلک ہیلتھ کے اصول ہیں، جو Requirements ہیں وہ پوری کریں اور جو واٹر سپلائی سکیمز ہیں، ان کے اندر کرپشن کا Element ختم ہو جائے۔ اس کے اوپر اگر ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کا سروے سامنے آجائے، وہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو زیادہ پتہ ہوگا، وہ بہتر بتا سکیں گے کہ کہاں پر بیماریاں ہیں، کتنی ہیں، کس نوعیت کی ہیں اور سینی ٹیشن اور واٹر سپلائی سکیم کے ساتھ کیا Relation ہے اس کا؟ پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے پاس چونکہ اس طرح کا کوئی Arrangement ہے نہیں تو اس کے اوپر ہم Comments نہیں کر سکتے، یہ

ضرور کہنا چاہیں گے کہ اگر اس کے اوپر ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے بات کریں اور آپ ایڈوائس کریں کہ کس طرح کرنا چاہیئے تو ہم ضرور اس کے اوپر عمل کریں گے۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی میڈم۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: سر! میں یہ پوچھ رہی ہوں کہ ان لوگوں نے جواب میں دیا ہے کہ 14 لاکھ 47 ہزار لوگوں کو ہم نے مہیا کیا ہوا ہے اور 344 سکیمز ہیں، پشاور کی آبادی جو 2.5 ملین ہے جس میں سے 11 لاکھ لوگوں کیلئے آپ لوگوں کی کیا پلاننگ ہے، آگے سے وہ بتا رہے ہیں کیا؟

جناب سپیکر: شاہ فرمان خان! اس کا میم! سوری، اس کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ پشاور میں آپ کیا کر رہے ہیں، صاف پانی کیلئے کیا اقدامات کر رہے ہیں؟

وزیر آبنوشی: جناب سپیکر! یہ اس کیلئے ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز کے اوپر پالیسی یہ ہے کہ لوکل گورنمنٹ کے نیچے جو واٹر سینی ٹیشن ہے، سروسز پشاور ہے، کمپنی ہم نے بنائی ہے اور یہ سارے ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز کے اندر اور اس کی Efficiency بڑھانے کیلئے کہ وہ ایک Exclusive اس کا کام ہو گا تو پشاور کے اندر وہ فنکشنل ہے کہ ایک تو سب کو پانی میسر ہو اور Hygienic پانی میسر ہو، اس گورنمنٹ نے، ہم نے یہ بنائی ہے اور باقی جو صوبے کے ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز ہیں، ادھر بھی بنائی ہے۔ اگر ایم پی اے صاحبہ جاننا چاہتی ہیں تو ان کے ساتھ بھی ان کی بات ہم کروا سکتے ہیں، ان کا جو طریقہ کار ہے لیکن چونکہ وہ پبلک ہیلتھ کے اندر نہیں ہیں، وہ لوکل گورنمنٹ کے نیچے ہیں تو میں یہ میٹنگ ان کی Arrange کر سکتا ہوں، یہ ان کے ساتھ بیٹھ کر بات کر لیں یا ان کو کوئی تحفظات ہوں وہ دور کئے جائیں۔

جناب سپیکر: جی میڈم! آپ ۔۔۔۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: شاہ فرمان صاحب سر! آپ تو کبھی کہتے ہیں کہ یہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کا اور ابھی آپ کہہ رہے ہیں کہ یہ پبلک ہیلتھ کا ہے، ابھی تک وہ کہہ رہے ہیں کہ ہمیں کوئی منصوبہ جو ہے، کوئی یونین کونسل کا، میں نے پورے صوبے کا تو نہیں مانگا صرف اس پشاور ڈسٹرکٹ کا کہا ہوا ہے اور آپ کو پتہ ہے پشاور

ڈسٹرکٹ میں 99یونین کونسلز ہیں، ابھی آپ لوگوں کے بلدیاتی الیکشنز آرہے ہیں، اس کے متعلق آپ کہہ رہے ہیں کہ ہمارے بلدیاتی الیکشنز آپ لوگوں کے سر پہ آرہے ہیں، یونین کونسلز کے، تو آپ لوگ۔۔۔۔

وزیر آبنوشی: یہ جو سوال ہے جناب سپیکر! جناب سپیکر!۔۔۔۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ یونین کونسل کی سطح پر محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کا فلٹریشن پلانٹ لگانے کا کوئی منصوبہ نہیں ہے، ان Words کو آپ دیکھیں تو آپ جب کہہ رہے ہیں کہ میں نے 344 سکیمز، آپ نے آگے سے جواب دیا ہے تو 99یونین کونسلز کے تحت اگر آپ 344 کو Divide کریں تو وہ ہر یونین کونسل پہ تین تین پلانٹس آجاتے ہیں، تو یہ آپ نے کس، اس میں جو آپ کہہ رہے ہیں کہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: شاہ فرمان خان! آخری، لاسٹ، اس کے بعد 'نیکسٹ' کی طرف جائیں گے۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: 14لاکھ 47ہزار لوگوں کو صاف پانی مہیا ہے، باقی کو نہیں ہے۔

جناب سپیکر: شاہ فرمان خان! یہ بتائیں۔

وزیر آبنوشی: میں کلیئر کردوں، یہ جو Statistical details دی گئی ہیں، یہ سکیمیں ہیں، آپ اس کو غلط Interpret کر رہی ہیں۔ نیچے لکھا ہوا ہے، فلٹرائزیشن پلانٹ لگانے کا کوئی منصوبہ نہیں ہے، یہ ٹیوب ویلز پلس پائپنگ، یہ واٹر سپلائی کا جو منصوبہ ہوتا ہے، وہ Mentioned ہے، تو اگر آپ ڈیٹیل جاننا چاہتی ہیں تو آپ کو ہم مہیا کریں گے لیکن وہ نیا کوسچن ہوگا کیونکہ اس کے اندر آپ نے ڈیٹیل واٹر سپلائی سکیمز کی نہیں مانگی آپ نے ڈیٹیل مانگی ہے فلٹرائزیشن کی جس کا بڑا Clearly کہا گیا ہے کہ کوئی ارادہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ 'نیکسٹ' شیراز خان، کوسچن نمبر 2302، محمد شیراز، پلیز، محمد شیراز۔

* 2302 _ جناب محمد شیراز: کیا وزیر آبنوشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) PK-36 یونین کونسل ٹوپی شرقی محلہ مٹونہ میں واٹر سپلائی سکیم موجود ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ سکیم کب منظور کی گئی اور کب مکمل ہوئی، نیز مذکورہ سکیم پر تعینات ملازمین کے نام، ولدیت اور پتہ کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شاہ فرمان (وزیر آبنوشی): (الف) جی ہاں۔

(ب) مذکورہ واٹر سپلائی سکیم سال 08-2007 کو منظور ہوئی تھی اور سال 10-2009 کو مکمل کی گئی۔ ریکارڈ کے مطابق مذکورہ سکیم پر 2011-03-15 کو ایک عدد پوسٹ کی منظوری ہوئی ہے تاہم یہ بات واضح کی جاتی ہے کہ آفس اپوائنٹمنٹ آرڈر میں کسی خاص سکیم کا نام ذکر نہیں ہے اور سکیم کے نام کی جگہ Existing vacancy لکھا گیا ہے، بہر حال سکیم آپریشنل ہے اور مسٹر محمدی گل ولد میر اکبر سکنہ گاؤں سٹکیتر ڈاکخانہ گھباسنی تحصیل ٹوپی ضلع صوابی اس ٹیوب ویل پر ڈیوٹی انجام دے رہا ہے۔

جناب محمد شیراز: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! میرے کوسچن نمبر 2302 جس میں یونین کونسل ٹوپی شرقی محلہ مٹونہ میں واٹر سپلائی سکیم کی وضاحت مانگی تھی جس میں مذکورہ واٹر سپلائی سکیم 08-2007 کو منظور ہوئی اور 10-2009 کو مکمل ہوئی، طریقہ کار کے مطابق انہوں نے جو مجھے جواب دیا ہے کہ "-15 2011-03 کو ایک عدد پوسٹ کی منظوری ہوئی ہے تاہم یہ بات واضح کی جاتی ہے کہ آفس اپوائنٹمنٹ آرڈر میں کسی خاص سکیم کا نام ذکر نہیں ہے اور سکیم کے نام کی جگہ Existing vacancy لکھا گیا ہے، بہر حال سکیم آپریشنل ہے اور مسٹر محمدی گل ولد میر اکبر سکنہ گاؤں سٹکیتر ڈاکخانہ گھباسنی تحصیل پر ڈیوٹی دے رہا ہے"۔ جناب سپیکر! میں ادھر یہ وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بہت بڑا گھپلا ہے، -15-03 2011 کو بوگس نام پہ یہ آدمی بھرتی کیا گیا ہے لیکن یہ سکیم ابھی تک بند ہے، بالکل چالو نہیں ہوئی۔ اسی طرح اور جگہوں میں بھی جو مسئلے ہیں، اسی قسم کے ہیں کہ کہتے ہیں کہ اس ویکنسی پہ جو انہوں نے Existing vacancy انہوں نے اس سکیم پہ مانگی ہے اور وہ 'ویکنسی' اس پہ سینکشن ہوئی ہے، اس کی جگہ جس نے ٹیوب ویل کیلئے یا جس نے واٹر ٹینک کیلئے جگہ دی ہے، اس کو چھوڑ کر دو تین یونین کونسلز سے پیسے لے کر اس کو کسی نے بھرتی کیا ہے، تو میں جناب سپیکر! منسٹر صاحب سے یہ میں ریکویسٹ کروں گا کہ اس میں ایک کمیٹی بنائی جائے کہ جو متعلقہ اس وقت کے جن افسران نے، جن لوگوں نے یہ کام کیا ہے تو ان ممبران کی جو کمیٹی ہو، وہ اس کی انکوائری کرے کہ آیا یہ جو زیادتیاں ان لوگوں سے ہوئی ہیں یا جو محکمے کی طرف سے پانچ سال سے ایک آدمی تنخواہ گھر بیٹھے ہوئے لے رہا ہے، اس کا اگر تدارک نہ کیا گیا، مجھے تو افسوس ہے کہ کرپشن کرپشن کا نام لگاتا ہے لیکن۔۔۔۔

جناب سپیکر: بلکہ میں یہ شیراز خان کی بات کو خود کہتا ہوں کہ میرے حلقے میں PK-35 میں (تالیاں) اس قسم کی میں نے آپ کے ساتھ بھی بات کی تھی اور آپ کے سیکرٹری کے ساتھ بھی بات کی کہ 17 ایسے قسم کے لوگ ہیں جو کہ تنخواہ پتہ نہیں کہاں سے لے رہے ہیں، یہاں اس پہ ایک کلیئر سٹینڈ لے لیں کہ مطلب یہ کیا ڈرامہ بنا ہوا ہے؟ جی، شاہ فرمان خان!

(شیم شیم کی آوازیں اور تالیاں)

وزیر آبنوشی: جناب سپیکر! یہ سکیم منظور ہوئی 08-2007 میں اور جواب کے مطابق جس طرح کہ آنریبل ممبر نے فرمایا کہ یہ فنکشنل نہیں ہے لیکن جواب کے مطابق مکمل ہوئی ہے یہ سکیم 2010 کے اندر اور اس کے اندر جو 'ویکنسی' کا ذکر کیا گیا ہے اور آپ نے جس طرح جناب سپیکر! فرمایا، واقعی مجھے دال میں کچھ کالا لگتا ہے اور مجھے خوشی ہوگی کہ یہ کمیٹی میں جائے، (تالیاں) کمیٹی کے اندر اور اس کے اندر 'پراپر' انوسٹی گیشن ہو جائے۔

(تالیاں)

جناب عبدالکریم: جناب سپیکر! میرا حلقہ PK-34 بھی اس میں شامل ہے اور اس کے اندر۔۔۔۔۔

وزیر آبنوشی: چونکہ یہ بالکل یہ نیا کوسچن ہے، اگر اس کوسچن کے اندر جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کریم خان! یو منٹ جی، کریم خان! تہ ډیر پوهیږې دغې باندې پلیز ډائریکټ دوئ ته دغه مه کوه، پلیز۔

جناب عبدالکریم: زه جی۔

وزیر آبنوشی: اچھا جناب سپیکر! یہ تو میں Agree کرتا ہوں کہ یہ بالکل کمیٹی جانا چاہیئے اور اس کے اندر چاہے ایمپلائمنٹ کے اندر کسی نے گڑبڑ کی ہو یا سکیم کے اندر، بالکل اس کی انوسٹی گیشن ہونی چاہیئے اور جس طرح اس کا دوسرے ممبر نے بھی ذکر کیا، اگر اس سوال کے اندر یہ Scope موجود ہے تو اس قسم کے سارے کیسز جو صوابی کے اندر موجود ہیں، سب کی انوسٹی گیشن ہونی چاہیئے اور کمیٹی کے حوالے کریں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: بلکہ میں اس کمیٹی میں جو اپنے حلقے کا ایشو ہے، وہ بھی میں اس میں بھیجتا ہوں۔ (مداخلت) میرے خیال میں یہ کمیٹی میں چلا گیا ہے نا؟ بس اب میں کمیٹی میں ڈال رہا ہوں، کمیٹی میں آپ ڈسکس کر لیں۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی جی، منور خان۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: تھینک یو سر۔ میں سب سے پہلے آپ کے سامنے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ پبلک ہیلتھ ایک بہت بڑا ادارہ ہے سر! اور ہر ایم پی اے کا اسی کے ساتھ Concern ہے، کسی کا ٹیوب ویل خراب ہے، کسی کی غلط اپوائنٹمنٹ ہو رہی ہے اور میرے خیال میں شاہ فرمان کا اس سے کوئی غرض ہی نہیں ہے، شاہ فرمان صرف منسٹر تو ہے، وہ تو ہم مانتے ہیں لیکن نہ شاہ فرمان کو میں نے کبھی بھی دو سال میں میں نے ان کو آفس میں دیکھا ہے کہیں کہ شاہ فرمان خان کا، منسٹر کا آفس کدھر ہے اور نہ شاہ فرمان سے۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں وہ، منور خان! اس کے ساتھ یہ کوسچن نہیں بنتا، میں جانتا ہوں۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: نہیں نہیں، کوسچن یہ ہے سر! کہ جب تک منسٹر صاحب Available نہیں ہیں سر! تو پہلے تو ہم منسٹر کو Complaint کریں گے کہ یار آپ کے ڈیپارٹمنٹ میں یہ ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: یہ کوسچن میں ہاؤس کے سامنے رکھتا ہوں۔ Is it the desire of the House that the Question, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee. Sheeraz Khan, next. 2303.

* 2303 _ جناب محمد شیراز: کیا وزیر آبنوشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ PK-36 یونین کونسل بٹاکڑہ کیارہ بلمٹ، تحصیل ٹوپی میں واٹر سپلائی سکیم کی منظوری ہوئی تھی؛

(ب) اگر(الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ سکیم کی کب منظوری ہوئی اور کب مکمل کی گئی اور اس پر کتنا خرچہ آیا، تفصیل فراہم کی جائے، نیز مذکورہ سکیم پر تعینات عملہ کے نام، ولدیت اور سکونت کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شاہ فرمان (وزیر آبنوشی): (الف) جی ہاں۔

(ب) (1) واٹر سپلائی سکیم بٹاکڑہ سال 88-1987 میں منظور ہوئی اور سال 90-1989 میں مکمل ہوئی اور اس پر تقریباً 1.399 ملین کا خرچہ ہوا ہے اور اس پر تین ملازمین تعینات ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

- اذدر منیر ولد اختر منیر گاؤں بٹاکڑہ۔
- محمد علی ولد محمد نواز خان گاؤں بٹاکڑہ۔
- اشتیاق علی ولد مزید خان محلہ علیزئی بٹاکڑہ۔

(2) واٹر سپلائی سکیم ہملٹ سال 86-1985 میں منظور ہوئی اور سال 88-1987 میں مکمل ہوئی، اس پر 0.672 ملین خرچہ آیا ہے اور اس پر مندرجہ ذیل دو ملازمین تعینات ہیں:

- عزیز الرحمان ولد تاج محمد گاؤں باڑہ ہملٹ۔
- سلطان شیر ولد داؤد خان ہملٹ۔

(3) واٹر سپلائی سکیم کیارہ سال 08-2007 میں منظور ہوئی تھی اور 10-2009 میں مکمل ہوئی اور اس پر تقریباً 3.784 ملین خرچہ آیا ہے۔ ریکارڈ کے مطابق مذکورہ سکیم پر 15-03-2011 کو ایک عدد پوسٹ کی منظوری ہوئی ہے۔ (سینکشن کی فوٹو کاپی بذریعہ محکمہ خزانہ چٹھی No. BOI/FD/12-2-2010-11/PHE/Swabi dated 15-03-2011 ملاحظہ کی گئی) تاہم یہ بات واضح کی جاتی ہے کہ آفس آرڈر میں کسی خاص سکیم کا نام ذکر نہیں ہے اور سکیم کے نام کی جگہ Existing vacancy لکھا گیا ہے بہر حال سکیم آپریشنل ہے۔

جناب محمد شیراز: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر صاحب! اس کوسچن میں تین جز ہیں، اس میں ایک نمبر اور دو نمبر جو ہیں، یہ پرانی سکیمیں ہیں، میرا اس سے تعلق نہیں ہے لیکن اسی طرح یہ واٹر سپلائی سکیم نمبر 3

کیارہ جو 08-2007 میں منظور ہوئی اور 10-2009 میں مکمل ہوئی۔ اچھا سر! اس میں ایک اور چیز نکل آئی ہے کہ انہوں نے مجھے جواب دیا ہے کہ اس پہ 3.784 ملین خرچہ آیا ہے جبکہ جو انہوں نے سینکشن بھیجی ہے 'ویکنسی' کیلئے پاپی سی فور جو انہوں نے بھیجا ہے سر! اس میں جو خرچہ ہوا ہے، وہ 7.784 ملین ہے، یہ چار ملین وہ بھی اوپر سے غائب ہے۔ تو ادھر بھی یہی گھپلا ہوا ہے کہ ادھر بھی دوسرا آدمی لیا ہے، تنخواہ لے رہا ہے اور ایک آدمی، یہ ٹیوب ویل فنکشنل ہے لیکن اس میں۔۔۔۔

جناب سپیکر: شاہ فرمان خان!

وزیر آبنوشی: جناب سپیکر! ان دونوں سوالوں کو اگر Club کر کے کمیٹی میں جائیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے تاکہ 'پراپر' انوسٹی گیشن ہو۔

Mr. Speaker: This Question is also referred to the concerned Committee.

(Applause)

وزیر آبنوشی: میں جناب سپیکر! منور خان صاحب سے ریکویسٹ کروں گا کہ وہ اگر فریش سوال بھیجیں کہ میں آفس آتا ہوں کہ نہیں تو میں اس کا جواب دے سکوں گا کہ میں آفس میں ہوں۔

جناب سپیکر: 2304، محمد شیراز خان!

* 2304 _ جناب محمد شیراز: کیا وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ PK-36، یونین کونسل گھباسنی چنئی علاقہ گدون میں واٹر سپلائی سکیم کی منظوری دی گئی تھی؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ سکیم کی تعمیر کب شروع ہوئی اور کب مکمل کی گئی، نیز مذکورہ سکیم پر تعینات عملہ کے نام، ولدیت، سکونت بمعہ یونین کونسل فراہم کی جائے؟

جناب شاہ فرمان (وزیر آبنوشی): (الف) جی ہاں۔

(ب) (1) واٹر سپلائی سکیم گھباسنی کی 91-1990 میں تعمیر شروع ہوئی اور 93-1992 کو مکمل ہوئی اور اس پر دو ملازمین تعینات تھے:

- مطہر شاہ ولد شہزادہ، محلہ برچم گھباسنی گدون۔
- اخونزادہ (جو 2013-07-01 کو ریٹائر ہوا)۔

(2) واٹر سپلائی سکیم چنئی علاقہ گدون کی 08-2007 میں تعمیر شروع ہوئی اور 10-2009 میں مکمل ہوئی۔ ریکارڈر کے مطابق مذکورہ سکیم پر 15-03-2011 کو ایک عدد پوسٹ کی منظوری ہوئی (سینکشن لف ہے) تاہم یہ بات واضح کی جاتی ہے کہ آفس آرڈر میں کسی خاص سکیم کا نام ذکر نہیں ہے اور سکیم کے نام کی جگہ Existing vacancy لکھا گیا ہے اور یہ سکیم In operation ہے۔

جناب محمد شیراز: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ اس میں سر! جو جواب مجھے دیا گیا ہے تو وہ واٹر سپلائی سکیم جو ہے، اس میں جو جز نمبر دو ہے "واٹر سپلائی سکیم چنئی علاقہ گدون کی 08-2007 میں تعمیر شروع ہوئی اور 10-2009 میں مکمل ہوئی، ریکارڈ کے مطابق مذکورہ سکیم پر 15-03-2011 کو ایک عدد پوسٹ کی منظوری ہوئی (سینکشن لف ہے) تاہم یہ بات واضح کی جاتی ہے کہ آفس آرڈر میں کسی خاص سکیم کے نام کا ذکر نہیں ہے اور سکیم کے نام کی جگہ Existing vacancy لکھا گیا ہے اور یہ سکیم In operation ہے"، جناب سپیکر! مزے کی بات یہ ہے کہ یہ سکیم سرے سے موجود ہی نہیں ہے۔۔۔۔۔

(اوہ اوہ کی آوازیں)

جناب محمد شیراز: اور اس کے ساتھ سر! جو اور اسی طرح کی سکیمیں ہیں جن پہ جو لوگ ریٹائرڈ ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ سکیم 08-2007ء کی ہے، اس کی تو 'پراپر' انکوائری کرنی چاہیئے، میرے خیال میں۔۔۔۔۔

وزیر آبنوشی: یہ جناب! 91-90 اور 93-92 جناب سپیکر! اور مجھے کوئی اعتراض نہیں کہ یہ کمیٹی میں جائے، انٹی کرپشن کے پاس جائے یا نیب کے پاس جائے، جس طرح آنریبل ممبر موزوں سمجھتے ہیں، ہم اسی طرح کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، شیراز خان!

جناب محمد شیراز: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس نے ذاتی دلچسپی لی تو اس نے کہا کہ نیب کو جائے، صرف میں یہ ریکویسٹ کروں گا کہ اس کو صرف انکوائری کی شکل میں نہیں جتنا شارٹ ہو سکے میں کہتا ہوں کہ مقامی طور پر جو ایم پی ایز ہیں، ان کی کمیٹی بنائیں متعلقہ ایم پی ایز کی ایک ہفتے کے اندر اندر۔۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں شاہ فرمان! اس پہ آپ ڈیپارٹمنٹل انکوائری کر لیں۔

جناب محمد شیراز: ایک ہفتے کے اندر اندر جو ہے کہ ہم اس ہاؤس کو رپورٹ پیش کریں کہ ضلع صوابی میں اس طرح کی کئی آسامیاں ہیں کہ جن پہ لوگ تنخواہیں لے رہے ہیں تو موجودہ جو لوگ سیٹوں پہ بیٹھے ہوئے ہیں، یہ زیادتیاں یا یہ ظلم انہوں نے نہیں کیا، جو لوگ اس وقت موجود تھے، اس وقت سے آ رہی ہیں اور اسی طرح 'ویکنسیاں' خالی ہیں، اسی طرح 'بار و بار' انہوں نے اس پر بھرتیاں کی ہوئی ہیں، تنخواہیں لے رہے ہیں، یہ سب دفتر والے کر رہے ہیں، یہ ریکویسٹ ہے کہ جتنا جلدی ہو سکے۔

جناب سپیکر: شاہ فرمان خان!

وزیر آبنوشی: جناب سپیکر! میں Agree کرتا ہوں، اگر ان کو کہیں شک ہے اور کہیں اور بلکہ میں آنریبل ممبر کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے جس چیز کی نشاندہی کی، میں سمجھتا ہوں کہ صوابی سے تعلق رکھنے والے ایم پی ایز کی کمیٹی ہو اور ساتھ انٹی کرپشن ہو تا کہ ایک دوسرے کو وہ چیک کریں کہ مطلب کہاں پر غلطی ہے اور جو سخت سے سخت سزا، اور میں سمجھتا ہوں کہ ایک پیریڈ میں جناب سپیکر! پتہ چلنا چاہیئے، مجھے بھی یہ احساس ہے۔

جناب سپیکر: شاہ فرمان! ایک چیز آپ، چونکہ ہم خود بھی اس ایشو کا شکار ہیں اور آپ کے ساتھ میں نے ڈسکس بھی کیا ہے۔ یہ آپ کی گورنمنٹ کا، کیونکہ یہ گزشتہ ہے، مطلب میرے حلقے میں 17 پوسٹیں ایسی ہیں کہ تنخواہیں لی جا رہی ہیں اور کوئی پتہ بھی نہیں ہے کہ وہ کدھر ہیں؟ تو اس پہ دیکھیں کہ آپ ایک کام کریں (تالیاں) اس پہ آپ کام کریں کہ آپ اس پہ 'پراپر' انکوائری مارک کریں اور یہاں اعلان کریں اور وہ انکوائری پھر اسمبلی میں آپ ہمیں بتائیں کہ اس میں کیا ہوا ہے؟

وزیر آبنوشی: میں جناب سپیکر! یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ یہ انکوائری کا، جو ڈیپارٹمنٹ کے اندر انکوائری ہوتی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ کئی دفعہ اس کے اندر وہ چیزیں سامنے نہیں آ جاتیں جو کہ حقائق ہوتی ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ایم پی ایز اس کو Lead کریں جس طرح بھی وہ Legally mechanism آپ کو انٹی کرپشن، کوئی انٹی کرپشن، کوئی نیب، کوئی اس طرح کا ادارہ ہو کہ دودھ کا دودھ پانی کا پانی ہو، انکوائریز ہو جاتی ہیں، معاملات ختم ہو جاتے ہیں، میں اس Favour میں نہیں ہوں، اس کو انٹی کرپشن کے حوالے کرتے ہیں اور۔۔۔۔۔

راجہ فیصل زمان: ایک منٹ سر! ایک منٹ، آنریبل سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: دیکښې به داسې اوکړو چې مونږ به اسمبلئ نه انکوائری دیکښې مقرر کړو۔

راجہ فیصل زمان: ایک منٹ سر! میری ایک ریکویسٹ سن لیں، سر! میری ریکویسٹ سن لیں، سر! میری ریکویسٹ یہ ہوگی کہ آپ اس انکوائری کو خود چیئر کریں، آپ خود چیئر کریں، اس انکوائری کمیٹی کے آپ خود چیئرمین ہیں جو آپ فیصلہ دیں گے، ہم اس فیصلے کو سب Endorse کریں گے۔

جناب سپیکر: جی ٹھیک ہے۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: اس میں اس طرح کرتے ہیں کہ سپیشل کمیٹی بناتے ہیں، سپیشل کمیٹی، نئ سپیشل کمیٹی بناتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب بخت بیدار: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی جی، بخت بیدار صاحب۔

جناب بخت بیدار: جناب سپیکر صاحب! زما په حلقه کښې چې کوم سکیمونه دی، هغه نیم په نیمه ټول بند دی او داسې سکیمونه هم شته چې شپږ اته کاله او شو هغه تر اوسه پورې چالو شوی نه دی، ایس این ای د هغې نه منظوریږی، سکیمونه لاړل تباه و برباد شو، اربونه روپئ لګیدلې دی، هغه لاړلې ختمې شولې، سیند سیلاب یوړې۔ زما دا عرض دے لکه څنګه تاسو د بجلئ خبره کوئ، د بجلئ خبره کوئ چې د بجلئ د لاسه قام تنګ دے، داسې د څښکلو د اوبو د لاسه قام تنګ دے، او به د غه صفا نه ملاویږی، زما دا خواست دے۔۔۔۔

جناب سپیکر: بخت بیدار خان! ستا دا ایشو بدله ده۔

جناب بخت بیدار: زما درخواست دا دے چې د ټولو، د ایم پی اے ګانو په پبلک هیلتھ باندې مسئله ده نو که بفرض محال دا کوئسچن تاسو کمیټئ ته لیږئ یا ئے خپل Supervision لاندې کوئ نو چې ټول ایم پی اے ګان په هغې کښې حاضر وی۔

جناب سپیکر: دیکښې چې دے نو زه سپیشل کمیټی جوړومه، پانچ رکنی سپیشل کمیټی او هغه سپیشل کمیټئ د پاره به چې کوم ایم پی ایز ته هم دا ایشو وی چې هلته مثال دا سې څنګه شیراز خان خبره اوکړه نو هغه تاسو موږ ته هغه سپیشل کمیټئ ته اتهارټی راکړئ او موږ به ان شاء الله میاشت کښې دننه دننه د دې څه Solution اوباسو ان شاء الله تعالیٰ، ٹهیک شو جی۔ 'نیکسټ' جناب زرین گل صاحب، 2308۔

* 2308 _ جناب زرین گل: کیاوزیر آبنوشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ مالی سال 15-2014 میں ضلع تورغر، ٹی ٹے مداخیل کے مقام پر آبنوشی کی ایک سکیم کی منظوری ہوئی؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ سکیم کی موجودہ پوزیشن کیا ہے، نیز مذکورہ سکیم پر کتنا کام ہو چکا ہے اور کتنا باقی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شاہ فرمان (وزیر آبنوشی): (الف) جی ہاں۔

(ب) واٹر سپلائی سکیم، ٹی ٹے مداخیل مالی سال 15-2014 کی ADP No.129/140641 میں شامل ہے، اس سکیم کی کل مالیت مبلغ 14.646 ملین روپے ہے، مذکورہ سکیم کا ٹینڈر ہو چکا ہے اور ٹینڈر کی منظوری دی جارہی ہے، اس مرحلے کے بعد مذکورہ سکیم پر کام شروع ہو جائے گا۔

جناب زرین گل: ډیره مننه محترم سپیکر صاحب۔ سوال نمبر 2308، (الف) (ب)۔ محترم سپیکر صاحب! دا ما کوئسچن کړے وو او جواب ئے راکړے او زه مطمئن یم جی، کار شوے دے۔

جناب سپیکر: اوکے۔ کوئسچن نمبر 2327، ملک نور سلیم صاحب۔

* 2327 _ Mr. Noor Salim Malik: Will the Minister for Public Health Engineering be pleased to state that:

(a) Is it true that appointments were made since May 2013 up till now in PHE Department in District Lakki Marwat;

(b) If yes, then please provide:

(i) Complete detail of applicants who applied for these posts;

(ii) The total number of appointments made during this period in District Lakki Marwat;
(iii) The procedure adopted for the said appointments along with Newspaper Ad, merit list and test result;
(iv) Whether merit was observed in the said appointments?
Mr. Shah Farman (Minister for Public Health Engineering): (a) Yes.
(b) (i) Detail attached at Annexure-I.
(ii) List attached at Annexure-II.
(iii) Detail of procedure attached at Annexure-III.
(iv) Yes.

جناب نور سلیم ملک: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! کوئسچن نمبر 2327۔ جناب سپیکر! اس کوئسچن میں ابھی مجھ سے پہلے بھی یہ بات ہو چکی ہے، اس کوئسچن میں میں نے محکمہ سے پوچھا تھا کہ وہ مئی 2013 سے اب تک جتنی بھی وہاں پہ اپوائنٹمنٹس ہوئی ہیں، اس کے بارے میں ڈیٹیل دیں، بدقسمتی سے کوئی ڈیٹیل یہاں موجود نہیں ہے ان سوالوں کے ساتھ گو کہ یہاں پہ لکھا ہوا ہے کہ Detail attached as----

جناب سپیکر: ڈیٹیل تو ادھر ہے۔

جناب نور سلیم ملک: میرے پاس سر! کوئی ڈیٹیل نہیں ہے یہاں پہ۔

جناب سپیکر: یہ سیکرٹری صاحب! چیک کرلیں، اس کی ڈیٹیل تو ہمارے پاس ہے، آپ کے پاس ہے ڈیٹیل؟

جناب نور سلیم ملک: سر! ہمارے پاس کسی کے پاس بھی ڈیٹیل موجود نہیں ہے یہاں پہ۔

جناب سپیکر: ڈیٹیل آپ کے پاس ہے۔

جناب نور سلیم ملک: فرسٹ کے ساتھ نہیں ہے سر۔

جناب سپیکر: یہ فرسٹ کوئسچن کے ساتھ، میرے پاس جو آپ کے کوئسچنز ہیں۔

جناب نور سلیم ملک: ہمارے پاس نہیں ہے، اس کی ڈیٹیل۔

جناب سپیکر: ہاں ہاں، یہ ہے، یہ میرے پاس ہے اس کی ڈیٹیل۔

جناب نور سلیم ملک: سر! آپ کے پاس ہو گی لیکن ہمارے پاس نہیں ہے۔

Mr. Speaker: I don’t know where is the problem?

آپ چیک کرلیں سیکرٹری صاحب! کدھر پرابلم ہے اس کا۔

جناب نور سلیم ملک: اچھا سر، اگر ہے بھی تو بہر حال میں نے نہیں دیکھی، ٹھیک ہے سیکرٹری صاحب والے میں تفصیل ہے لیکن ہمارے پاس جو موجود ہے، اس میں نہیں ہے، اس کے باوجود جناب سپیکر! اگر اس تفصیل کو دیکھا بھی جائے تو جناب سپیکر! یہاں پہ جو مختلف اپوائنٹمنٹس ہوئی ہیں، اس میں جناب سپیکر! ۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی، ایک منٹ، یہ منسٹر صاحب بھی تھوڑا دیکھ لیں۔ جی ملک صاحب!

جناب نور سلیم ملک: جناب سپیکر صاحب! اس میں بھی اسی طرح کے مسائل ہیں جیسے پہلے ڈسکس کئے گئے صوابی کے سلسلے میں، ایک ٹیوب ویل سر! جو تقریباً 82 کلو میٹر دور ہے بنوں ضلع سے اور وہاں پر بنوں ضلع کے ایک آدمی کو اپوائنٹ کیا گیا ہے As an Operator، تو Obviously اس نے آنا تو ہے نہیں، وہ صرف تنخواہ لے گا، تو اس کا کیا فائدہ ہے اور میرے پاس چونکہ یہ لسٹ موجود نہیں تھی، اس میں اور بھی بہت ساری ایسی چیزیں ہیں جن کا ذکر میں کرنا چاہتا تھا، تو جناب سپیکر! اس کو بھی اگر کوئی سپیشل کمیٹی یا جو آپ کمیٹی بنا رہے ہیں، اس میں لکی مروت ضلع کو بھی شامل کر لیا جائے، تو میں سمجھوں گا کہ اس کو ہم وہ کر سکیں۔

جناب سپیکر: ہاں، بالکل اس کو آپ ہماری اس کمیٹی میں پھر بھیج دیں۔

جناب نور سلیم ملک: آپ کی جو کمیٹی ہو گی، اس میں جو ہے نا، ٹھیک ہے۔

Mr. Speaker: Next 2328, Malik Noor Salim Sahib.
Mr. Noor Salim Malik: Thank you, Speaker Sahib.
Mr. Speaker: Ji.

* 2328 _ Mr. Noor Salim Malik: Will the Minister for Public Health Engineering be pleased to state that:
(a) How much amount was provided under M&R to District Lakki Marwat for financial year 2013-14;
(b) Please provide complete details of its expenditure, including the name of scheme, nature of work and their current status;
(c) Also provide the procedure for spending of this amount?

Mr. Shah Farman (Minister for Public Health Engineering): (a) (1) Expenditure on Electrical / Mechanical repair Rs.1, 34, 86, 852/-.
(2) Expenditure on Civil Work Rs. 55, 80, 913/-.
(b) (i) Rs. 55, 80, 913/- Expenditure on Civil Work at Annexure-I.

(i) Rs. 1, 34, 86, 852/- Expenditure on Electrical/Mechanical work at Annexure-II.

(c) All expenditure utilized through AM&R contractors.

جناب نور سلیم ملک: سپیکر صاحب! کوسچن نمبر 2328۔ اس میں بھی جناب سپیکر! اسی طرح کا مسئلہ ہے، میں نے محکمے سے پوچھا تھا کہ وہ ایم اینڈ آر فنڈ کی ڈیٹیل ہمیں دیں اور جو ڈیٹیل یہاں بتائی گئی ہے، اس میں یہ لکھا گیا ہے کہ Expenditure جو Electrical/Mechanical repair پر آیا، وہ قریباً ایک کروڑ 34 لاکھ 86 ہزار 852 روپے تھا اور Expenditure جو سول ورک پہ ہوا ہے، وہ 55 لاکھ 80 ہزار 913 روپے، تو یہ جناب سپیکر! قریباً ایک کروڑ 92 لاکھ روپے کی رقم بنتی ہے جو کہ پچھلے سال 14-2013 میں ایم اینڈ آر کی مد میں لکی مروت میں خرچ کی گئی، اس کی تفصیل یہاں مجھے دی گئی ہے جناب سپیکر، اس تفصیل میں سر! اگر آپ دیکھیں تو اس میں 22 نمبر پہ گاؤں بتایا گیا ہے جس کا نام ہے "شیری خیل" اور اس پہ انہوں نے بتایا ہے کہ 23-06-2014 کو اس پر 98 ہزار 380 روپے لگے ہیں۔ جناب سپیکر! یہ میرے پاس وہ اخبار موجود ہے جس میں ٹینڈر آیا تھا، اس پہ میں نے اپنے فنڈ سے Rehabilitation کیلئے مئی 2014 میں اس پر ٹینڈر رہوا ہے، مجھے بڑی حیرت ہو رہی ہے کہ 2014 مئی میں اس پر Rehabilitation کیلئے ٹینڈر ہو رہا ہے اور جون 2014 میں دفتر میں بیٹھ کر انہوں نے اس پر 98 ہزار 380 روپے لگا دیئے۔ جناب سپیکر! اسی طرح کی دوسری ایک مثال میں آپ کو دینا چاہوں گا، دوسرے Annexure-II میں 43 نمبر پر "برکی کورونو" کے نام سے ایک سکیم ہے جس پہ 17-09-2013 کو خرچ دکھایا گیا ہے 39 ہزار 900 روپے اور آگے لکھا گیا ہے کہ یہ سکیم جو ہے، اس کی Current status آپریشنل نہیں ہے اور سامنے ریمارکس میں لکھا گیا ہے کہ "Once repaired but now not in repairable condition"، اسی سکیم پر جناب سپیکر! ایک مہینے بعد پھر 39 ہزار 960 روپے لگائے گئے ہیں، اگر 48 نمبر پر ہم دیکھیں تو وہاں پر بھی یہی لکھا گیا ہے "برکی کورونہ" 31-10-2013، 39 ہزار 960 روپے، Current status No, "once repaired but now not in repairable condition"، جناب سپیکر! یہ تمام لسٹ جو ہے، یہ دفتر میں بیٹھ کر بنائی گئی ہے، اس پر میں نے پہلے بھی سوال اٹھایا تھا اور مجھے منسٹر صاحب نے کہا تھا کہ نیب کو، اُس کو لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ جس صاحب نے یہ کیا تھا، وہ صاحب جو ہے ان کو ہم نے اور ترقی دے دی اور وہ اب ایگزیکٹو انجینئر سے ایس ای بن گئے ماشاءاللہ،

جناب سپیکر! اس کی پوری تحقیقات ہونی چاہئیں، یہ تمام پیسے جو ہیں، یہ اپنی جیبوں میں گئے ہیں، یہ وہاں پہ علاقے میں نہیں لگے ہیں اور جتنے بھی یہاں ٹیوب ویلز دیئے گئے ہیں، اس میں ففٹی پرسنٹ ٹیوب ویلز جو ہیں، وہ Not in operational condition ہیں۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ہاں، سپلیمنٹری، منور خان۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: جناب سپیکر! جیسے Expenditure on Electrical and Mechanical repair پہ یہ بتا رہے ہیں کہ 13 کروڑ 48 لاکھ 6 ہزار 852 روپیہ، اب سر! آپ 13 کروڑ روپے کا اندازہ لگالیں اور یقیناً جیسے ملک نور سلیم صاحب کہہ رہے ہیں، سر! یہ ابھی مجھے جیسے شاہ فرمان خان کہہ رہے ہیں کہ نہ انکوائری سے کچھ بنتا ہے، نہ انٹی کرپشن سے کچھ بنتا ہے، تو ہم اس سلسلے میں یہ جو لسٹ انہوں نے دی ہے Answer میں، ابھی تک وہ خراب پڑے ہیں بالکل، Personally میں اپنے حلقے کی بات کر رہا ہوں، میں نور سلیم خان کے حلقے کی بات نہیں کر رہا، سر! میں اپنے حلقے کی بات کر رہا ہوں۔ اس میں بھی میرے حلقے کے گاؤں کے نام ہیں اور یہ میرے خیال میں اس میں کافی ٹیوب ویلز ایسے ہیں کہ لوگوں نے، وہاں کے گاؤں کے لوگوں نے خود Repair کئے ہیں، سر! مجھے ذاتی پتہ ہے کہ میں نے ان کو اپنی جیب سے Payment کی ہے اور وہ Repair ہو گئے ہیں اور وہی انہوں نے پھر اس پہ بل پاس کئے ہیں سر! اب اس سلسلے میں اس کا ہم کیا کریں گے؟ سر! اس کو بھی کم از کم ایک سپیشل اسی سلسلے میں، میں لکی کی بات کر رہا ہوں، 13 کروڑ روپے انہوں نے اپنی جیبوں میں ڈالے ہیں سر! اور ابھی جو میرا موجودہ ایکسیئن ہے، وہ Already جیل سے ابھی رہا ہو چکا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ ایک کروڑ 34 لاکھ ہے۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: ایک کروڑ 34 لاکھ ہے، تو آپ اندازہ لگالیں سر! بیس ہزار پہ تیس ہزار پہ چالیس ہزار پہ، چونکہ ٹیوب ویل اتنا نہیں ہے کہ Total damage ہوتا ہے، اس میں معمولی کوئی چیز خراب ہوتی ہے تو بیس پچیس ہزار روپے پہ یہ Repair کرتے ہیں اور ہم خود دیتے ہیں وہ Payment لیکن وہ

Payment وہ پھر نکال دیتے ہیں کہ یہ ہم نے Repair کیا ہے سر! تو اس سلسلے میں شاہ فرمان خان کوئی سپیشل انکوائری مقرر کریں تاکہ ان کے خلاف کچھ کارروائی ہو سکے۔

جناب سپیکر: شاہ فرمان صاحب!

جناب شاہ فرمان (وزیر آبنوشی): جناب سپیکر! میں شکریہ ادا کرتا ہوں ملک نور سلیم صاحب کا اور یہ بالکل حقیقت ہے کہ ایک تو اتنے پیسے خرچ کرنا ایم اینڈ آر کی مد میں اور ایک اور مسئلہ سامنے آ جاتا ہے کہ ایم اینڈ آر اور Rehabilitation کا پتہ ہی نہیں چلتا، اگر آپ Rehabilitation کے اندر پیسے لگائیں ایک مد سے اور ایم اینڈ آر کے پیسے اٹھائیں دوسری مد سے، اس کے اوپر مجھے تو سمجھ نہیں آتی کہاں سے، جہاں آپ Recommend کریں، ایسی انکوائری ہونی چاہیئے۔ اس کے علاوہ میں عنقریب ان شاءاللہ ہر ایم پی اے کو پچھلے دو سال کی یا ایک سال کی، ایم اینڈ آر کے پیسے اس کے ڈسٹرکٹ کے، وہ ڈیٹیل بتاؤں گا اور وہ خود جا کر انکوائری کریں، دیکھیں کہ وہ پیسے خرچ ہوئے کہ نہیں ہوئے اور وہ بھی سپیشل کمیٹی کو یہ ٹاسک دے دیں گے کہ جب تک یہ سلسلہ بند نہ ہو تو اس کو تو آپ ایک کمیٹی کے اندر جناب سپیکر! مسئلہ ہو جائے گا، اس کو تو اگر نور سلیم چاہیں تو میں سپیشل اس کو یا انٹی کرپشن یا جو وہ ہے، یہ ایک طریقہ ہے کہ Quick service دیں تاکہ خود ہی انکوائری کریں، پتہ چلے اور جو Culprits ہوں، وہ Arrest ہو جائیں۔

جناب سپیکر: اس میں میرے خیال میں اس طرح ہے کہ نور سلیم اور منور خان صاحب دونوں انکوائری کریں اور اس کی رپورٹ آپ کے ساتھ شیئر کریں۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: جناب سپیکر! یہ ایم اینڈ آر کے حوالے سے بات کرتا ہوں کہ یہ اب جو ایم اینڈ آر کی بات کرتے ہیں، پچھلی گورنمنٹ میں ایم اینڈ آر صرف ایم پی اے کی Recommendation پہ خرچ ہوتا تھا کہ مجھے پتہ ہوتا تھا کہ یہ ٹیوب ویل خراب ہے، واقعی یہ ایم اینڈ آر کا اس پہ خرچ ہونا چاہیئے، اگر یہ ایم اینڈ آر ان کے آفیشلز کے تھرو خرچ ہوتے ہیں تو سر! ہمیں کوئی پتہ نہیں چلتا۔ میں یہ Proposal دیتا ہوں، Suggestion دیتا ہوں کہ یہ ایم اینڈ آر کے جتنے بھی ہیں، سی اینڈ ڈبلیو کے ہیں یا پبلک ہیلتھ کے ہیں، یہ تھرو ایم پی اے کی Recommendation پہ ہونا چاہیئے تاکہ یہ خرچ ہو جائے۔

جناب سپیکر: اس میں بہتر یہ ہے کہ آپ دونوں ایم پی ایز اس کی انکوائری کریں اور آپ شاہ فرمان صاحب کے ساتھ شیئر کریں اور پھر اسمبلی میں اس کی رپورٹ پیش کریں، ٹھیک ہے جی؟

جناب نور سلیم ملک: جناب! میں ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب نور سلیم ملک: سر! میں تھوڑا سا ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب نور سلیم ملک: سر! یہ میں شکریہ ادا کرتا ہوں منسٹر صاحب کا جو انہوں نے تسلیم کیا اس بات کو، سر! اس میں انکوائری کی اب مزید ضرورت نہیں ہے I know it، میں انکوائری کر چکا ہوں ان تمام چیزوں کی، میرے پاس یہ لسٹ موجود ہے اور ان کو میں نے مارک کیا ہے۔ جناب سپیکر! اگر آپ اس کو دیکھیں تو ہر سکیم کے اوپر 39 ہزار 39 ہزار روپے لگائے گئے ہیں، اسی سے ثابت ہو رہا ہے کہ اس میں گھپلا ہے، 39 ہزار ہر سکیم پر کیسے ہو سکتا ہے؟

جناب سپیکر: جی نور سلیم صاحب! ایک پروسیجر ہوتا ہے، آپ نے ایک پروسیجر کو Adopt کرنا ہوتا ہے نا، ڈیپارٹمنٹ اگر کسی کے خلاف ایکشن لیتا ہے تو اس کیلئے بھی ایک پروسیجر ہوتا ہے تو وہ پروسیجر کے مطابق آپ انکوائری کریں اور وہ پھر آپ اس کے ساتھ رپورٹ شیئر کریں۔

جناب نور سلیم ملک: سر! یہ ۔۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: یہ دونوں کو پہلے وہ تو کریں نا۔

جناب سپیکر: اچھا، یہ شاہ فرمان خان! آپ جو ہیں نا نوٹیفائی کریں گے ان دونوں کو، انکوائری آفیسرز ۔۔۔۔۔

وزیر آبنوشی: میں نوٹیفائی کر دیتا ہوں لیکن ایک ایسی ایجنسی بھی ساتھ لگا لیں تاکہ وہ ساتھ ہو تاکہ یہ انکوائری کریں، پھر ہمیں بھجوائیں، تو اگر میں یا تو ساتھ ڈائریکٹر انٹی کرپشن سے کہوں کہ وہ چونکہ اس کے سامنے یہ ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، ان کو Legally جو ہے نا، شاہ فرمان خان! کہ آپ کا سیکرٹری وہ کرے گا، سیکرٹری نوٹیفائی کرے گا ان دونوں کو، اپنے ڈیپارٹمنٹ کا کوئی آفیسر اور یہ دونوں ان کے ساتھ ہوں گے، وہ مطلب ہے اس کے پروسیجر کے مطابق، ٹھیک ہے؟

وزیر آبنوشی: ٹھیک ہے جی۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: یہ چھٹی کی درخواستیں ہیں: جناب سردار سورن سنگھ صاحب 06-04-2015؛ جناب فضل حکیم صاحب، ایم پی اے 06-04-2015؛ جناب عزیز اللہ خان صاحب 06-04-2015؛ جناب سردار ظہور احمد خان صاحب 06-04-2015؛ جناب صالح محمد خان صاحب، ایم پی اے 06-04-2015؛ جناب محمود احمد بیٹنی 06-04-2015؛ جناب قلندر لودھی 06-04-2015؛ جناب عسکر پرویز صاحب 06-04-2015 تا 10-05-2015؛ میڈم راشدہ رفعت صاحبہ 06-04-2015 و 07-04-2015؛ یہ کتنی چھٹی ہے؟ جناب اعظم خان؛ میرے خیال میں آج اسمبلی سے آدھی اسمبلی تو چھٹی پر ہے، جناب اعظم خان درانی صاحب، ایم پی اے 06-04-2015؛ جناب ابرار حسین، ایم پی اے 06-04-2015؛ جناب مولانا مفتی فضل غفور صاحب، ایم پی اے 06-04-2015 تا 15-04-2015؛ محترمہ مہر تاج روغانی، سپیشل اسسٹنٹ 06-04-2015؛ میڈم نجمہ شاہین صاحبہ، ایم پی اے 06-04-2015 و 07-04-2015؛ جناب انور حیات خان، ایم پی اے 06-04-2015؛ جناب سکندر حیات شیر پاؤ 06-04-2015؛ جناب شکیل احمد صاحب 06-04-2015؛ میڈم نادیہ شیر خان صاحبہ، ایم پی اے؛ جناب سردار اورنگزیب نلوٹھا؛ منظور ہیں جی، مجھے تو تھکا دیا انہوں نے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب سپیکر: مسٹر زرین ضیاء! میڈم زرین ضیاء!۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: میڈم زرین ضیاء، بڑے احترام کے ساتھ۔ (ہنسی)

جناب منور خان ایڈووکیٹ: سپیکر صاحب! ادب واحترام۔۔۔۔۔

(شور اور قہقہے)

جناب سپیکر: جی۔

مسئلہ استحقاق

محترمہ زرین ریاض (پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت): تھینک یو جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! محترم وزیر اعلیٰ صاحب نے مہربانی کی اور ضلع لکی مروت کیلئے دو کروڑ روپے سپیشل فنڈ کی مد میں دیئے۔ اس فنڈ کو اسسٹنٹ ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ کے ذریعے خرچ کرنا تھا اور یاسر قیوم اسسٹنٹ ایڈیشنل کمشنر لکی مروت کو اسسٹنٹ ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ لکی مروت کا ایڈیشنل چارج بھی دیا گیا تھا۔ ڈی ڈی سی کے بعد Tendering Opening Committee جس کے چیئرمین یاسر قیوم صاحب تھے، 09-03-2015 کو ٹینڈر اوپن کر دیا، اس کی انٹری ٹینڈر رجسٹر میں کی گئی اور Comparative statement بنائی گئی، اس پر متعلقہ انجینئر اور کمیٹی کے دوسرے ممبران نے دستخط کئے لیکن یاسر قیوم صاحب جو کہ ٹینڈر کمیٹی کے ممبر تھے، دستخط سے انکار کیا کیونکہ آج کل اس سے Dual charge اے ڈی لوکل گورنمنٹ کا واپس لیا گیا تھا۔ جناب سپیکر! متعلقہ ایڈیشنل اسسٹنٹ کمشنر، ڈی سی لکی اور تمام معزز ممبران نے بہرحال کہا کہ قانونی لحاظ سے آپ کا فرض بنتا ہے کہ آپ اس پر دستخط کر لیں لیکن وہ غیر قانونی شرائط لگا رہا ہے اور ممبران کو بلیک میل کر رہا ہے کہ اگر تم لوگ مجھے واپس اسسٹنٹ ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ کا Dual charge دو گے تو میں دستخط کروں گا ورنہ آپ لوگ میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اور نہ میں دستخط کروں گا۔

جناب سپیکر! ہمارے ضلع کا فنڈ اس صاحب کے ایک دستخط کی وجہ سے Lapse ہوتا جا رہا ہے۔ ایک تو مذکورہ آفیسر ہمیں بلیک میل کرنے کے ساتھ ساتھ ہمارے استحقاق کو بھی مجروح کر رہا ہے اور دوسرے ہمارے ضلع لکی کے عوام کو سہولیات سے محروم کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

جناب سپیکر: امتیاز شاہد صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت: جناب سپیکر!

جناب منور خان ایڈووکیٹ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: میرا خیال ہے، اس کو ڈائریکٹ کمیٹی میں بھیجتے ہیں۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی، منور خان صاحب۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: میڈم فرما رہی ہیں سر! Really ایک تو اس گورنمنٹ پہ، میڈیا میں بھی یہ ہے کہ 24% بجٹ خرچ ہو رہا ہے اور اتنا یہ آپ پر الزام اور لگا رہے ہیں سر! لیکن بعض چیزیں ایسی ہیں کہ گورنمنٹ آفیسرز کی وجہ سے یہ فنڈز Lapse ہو رہے ہیں اور یہ کہ استعمال نہیں ہو رہے ہیں جیسے میڈم بتا رہی ہیں اور یہ ہمارے ساتھ نور سلیم بھی ہیں، میں بھی ہوں اور تیسرا بندہ چاروں ایم پی ایز کے فنڈز صرف اس کی وجہ سے کہ اس کی ٹرانسفر ہو گئی ہے اور یہ ٹینڈرز بھی ہو چکے ہیں، صرف آرڈر ایشو کرنا ہے۔ جیسے میڈم فرما رہی ہیں کہ میرا استحقاق مجروح ہوا ہے، جیسے میڈم کا استحقاق مجروح ہوا ہے تو میرا استحقاق بھی بنتا ہے اور ملک نور سلیم کا بھی بنتا ہے، تو اس کو کم از کم کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔ تھینک یو سر۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر!

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب! جس طرح ہمارے معزز اراکین۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی، ایک منٹ، جی منسٹر صاحب!

وزیر قانون: میں Agree کرتا ہوں جی اس استحقاق سے، بالکل کمیٹی کو بھیج دیں۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the privilege motion, moved by the honourable Member, may be referred to the Privilege Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The privilege motion is referred to the concerned Committee.

تحریک التواء

Mr. Speaker: Arbab Jehandad Khan and Mr. Muhammad Idrees Khan, MPA, item No. 06.

ارباب جہانداد خان: جناب سپیکر صاحب! اس معزز ایوان کی کارروائی روک دی جائے اور مجھے مفاد عامہ کے ایک اہم موضوع پر بحث کی اجازت دی جائے اور وہ یہ کہ جب امام بارگاہ حیات آباد میں خود کش حملے ہوئے تو اس سے ملحقہ آر ایم آئی اور نارتھ ویسٹ ہسپتالوں نے باوجود ایمرجنسی سروس کے دروازے زخمیوں کیلئے بند کر دیئے۔ اس کے علاوہ جب مریض فوت ہو جاتا ہے تو مذکورہ دونوں ہسپتالوں میں اس کو اس وقت تک لواحقین کے حوالے نہیں کیا جاتا جب تک ادائیگی نہیں کی جاتی، نیز حادثے کی صورت میں مریض کو اس وقت تک داخل نہیں کیا جاتا جب تک وہ پیشگی فیس جمع نہیں کرتا، لہذا صوبائی حکومت سے استدعا ہے کہ ان ہسپتالوں کے خلاف کارروائی کرے۔ چونکہ یہ ہسپتال عوام کو سہولت فراہم کرنے کیلئے بنے ہیں اور اس صوبے میں کام کر رہے ہیں نہ کہ عوام سے پیسے بٹورنے کیلئے۔

سپیکر صاحب! د دوئ دا پوزیشن دے چې سړے په لاره روان وی، ایکسیډنټ اوشی نو انسان خو ډیر عاجز شے دے، ورسره جیب کښې پیسې نه وی، هم داسې کله کله مونږه خپله راځو چرته پیسې رانه کور پاتې شی، لاره کښې ایکسیډنټ اوشی۔ د دوئ ما خپل آنکھوں دیکھا حال لیدلے دے چې کله ایکسیډنټ اوشی، سړے په وینو کښې لت پت پروت وی او دوئ هغه ته وائی چې بھئی پچاس هزار روپئ جمع کړه، دا زمونږه دلته فیس دے، پته نه لګی چې څومره خرچه راځی۔ اوس زمونږ د ملک د پوزیشن هم تاسو ته پته ده، بل د دوئ چې کوم هلته دوئ دا دغه چې کوم کړے وو د امام بارګاه د دهماکې په ورځ باندې، دا میډیا ته هم پته ده خو میډیا دا خبره بیا نه ده کړې، زه میډیا والا ته هم وایمه چې هغه ورځ د دې دواړو هسپتالونو دا امام بارګاه بالکل دوئ سره، بالکل څه چند قدم فاصله باندې وو جی او دوئ سره ایمرجنسی سروس وو او هغه ورځ باندې دوئ دا دواړه ګیټونه بند کړل، دواړو هسپتالونو جی، نو زه دا تاسو ته درخواست کومه چې د دوئ خلاف د پوره کارروائی اوشی۔ دوئ مخکښې حکومتونو دا پلاټونه ورکړی وو، هسپتالونه دوئ جوړ کړل، حکومت ورکړی وو جی ورله او دا هسپتالونه د دې د پاره جوړ شوی وو چې دا به د علاقې، د قوم او د صوبې خدمت به کوی۔ اوس دا پوزیشن دے، ما خپله لیدلی دی چې چوبیس چوبیس ګھنټې دوئ سره مړے په سرد خانه کښې پروت وی او سړے لاړ شی کور نه بیا پیسې راوړی، ولې چې هارټ سرجری دوئ کله اوکړی

او سړے ایکسپائر شی، سات لاکھ روپئ زما خیال دے دوئ د یو هارټ سرجری جی اخلی او سات لاکھ روپئ خو چا سره وی نه، سړے ایکسپائر پروت وی او بس بیا سړے کور ته ځی۔ اکثر چې ورسره چې کوم زمونږه همسایه ملک دے، د افغانستان نه مریضان راځی، اوس چې هغوی کابل ته ځی او پیسې راوړی ځان سره جی، بیا د هغې نه پس بیا دوئ Dead body جی ورکوی نو دا خو دوئ کښې انسانیت دے، دا خو Slaughter House دے، دا خو هسپتالونه نه دی۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Imtiaz Shahid! Please respond.

ارباب جہانداد خان: نو د دې خلاف د کارروائی اوشی یا د کمیټئ ته حواله شی یا متعلقه منسټر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا، عارف یوسف، جی عارف یوسف صاحب!

جناب عارف یوسف (معاون خصوصی برائے قانون): شکریہ جناب سپیکر۔ سر! ارباب صاحب نے جو یہ بات کہی ہے، اس کے اوپر ہماری ڈسکشن بھی ہوئی ہے، یہ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں جی۔ یہ جو نارتھ ویسٹ اور آر ایم آئی ہے، ان کا بالکل جو رویہ ہے، وہ بالکل عوام کے ساتھ اور اس طرح یہ ٹھیک نہیں ہے۔ اس میں جو ہمارا ابھی ایک نیا ہیلتھ کمیشن بنا ہے، اس میں ان کے خلاف کارروائی بھی ہم شروع کر رہے ہیں اور ان کو باقاعدہ شوکاز، 2015-03-03 کو باقاعدہ ان کو نوٹس بھی دیا ہے لیکن انہوں نے ابھی تک اس نوٹس کا جواب بھی نہیں دیا اور ابھی ہم لوگ یہ کر رہے ہیں کہ اس میں جو ہمارے سیکرٹری صاحب ہیں، وہ ان کے خلاف باقاعدہ ایک قانونی کارروائی کر رہے ہیں اور ان کے خلاف کوشش کر رہے ہیں کہ ان کا جو ایگریمنٹ ہے، وہ بھی نکالا جائے اور اس میں دیکھا جائے کہ انہوں نے جو لینڈ لی تھی، وہ کس طریقے سے لی تھی اور اس میں عوام کیلئے کچھ Charity کا تھا یا نہیں تھا؟ تو اس کو ہم ڈیٹیل سے دیکھ رہے ہیں اور سیکرٹری صاحب، بالکل میں ایوان کی وساطت سے ان کو ابھی کہتا ہوں، بلکہ ان کو آرڈر کرتے ہیں کہ باقاعدہ ان کا ایگریمنٹ بھی نکالا جائے اور اس کو باقاعدہ دیکھا جائے، اسے چیک کیا جائے کہ اس میں Charity ہے تو باقاعدہ دی جائے اور جو عوام کی سہولت ہے، وہ ان کو مکمل طور پر دی جائے جی۔ شکریہ جی۔

ارباب جہانداد خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی ارباب جہانداد صاحب!

ارباب جہانداد خان: جی کمیټئ ته دا حواله کړئ چې 'پراپر' طریقه باندې دغه اوشی، هیلتھ کمیټئ ته د حواله شی جی۔

جناب سپیکر: جی، عارف یوسف صاحب!

معاون خصوصی برائے قانون: جی، بالکل ہونا چاہیئے سر۔

Mr. Speaker: Okay. Is it the desire of the House that the adjournment motion, moved by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The motion is referred to the concerned Committee.

توجہ دلاؤ نوٹس

Mr. Speaker: Item No. 07: Maulana Mufti Fazal Ghafoor, lapsed. Syed Jafar Shah.

جناب جعفر شاہ: مہربانی سپیکر صاحب۔ میں اس معزز ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ حکومت نے لیبر محکمہ کی وساطت سے صوبے کے چھوٹے دکانداروں اور تاجر پیشہ برادری پر سوشل سیکورٹی کی مد میں ٹیکس لاگو کیا ہے اور ہر چھوٹے بڑے دکاندار سے مطالبہ کیا جارہا ہے کہ چار سو روپے فی مزدور ٹیکس مستقل طور پر ادا کریں اور ہر دکاندار پر لازم ہے کہ کم از کم پانچ مزدور ساتھ رکھے، یہ صوبے کے پہلے سے تباہ شدہ تجارتی شعبہ پر مزید بوجھ ڈالنے کے مترادف ہے اور تاجر طبقہ بہت مشکل سے دوچار ہے اور صوبے کی معیشت پر بھی برے اثرات مرتب ہو رہے ہیں، اس کا کوئی قانونی جواز بھی نہیں بنتا، لہذا حکومت اس سلسلے میں اس پر غور فرمائے۔

جناب سپیکر: شاہ فرمان خان!

جناب جعفر شاہ: دا زما خیال دے عارف یوسف صاحب دے جی۔

جناب سپیکر: شاہ فرمان خان!

جناب شاہ فرمان (وزیر محنت): جناب سپیکر! یہ سوشل سیکورٹی (ESSI) یہ میرے 'انڈر' لیبر منسٹری کے انڈر ہے اور میرے ساتھ کسی نے اس کے اوپر ڈسکشن نہیں کی، نہ کسی نے Complaint کی ہے، نہ

کوئی میرے سامنے لایا ہے یہ ایشو، I am the concerned Minister، اگر کوئی Illegal ہے، کوئی چیز غلط ہے تو یہ Right away ہم کو کہہ سکتے ہیں کہ یہ غلط ہے۔ اس کے اندر کوئی ایشو نہیں ہے کہ ہم اس کو ٹھیک نہ کریں، کوئی اگر یہ سمجھتا ہے کہ کوئی کام غلط ہو رہا ہے تو اگر کوئی چیز میرے ساتھ ڈسکس کئے بغیر آپ فلور کے اوپر لے آئے اور آپ ادھر سے Remedy چاہتے ہیں تو میں تو یہ Suggest کروں گا جناب سپیکر! کہ میرے سے بات کر لیں، میں ان کو بلاتا ہوں، ان کے سامنے بٹھاتا ہوں، ان سے سوالات کرتا ہوں، جہاں پر وہ غلط ہوئے، بالکل میں ان کے ساتھ ہوں لیکن ڈسکس کر لیں میرے ساتھ۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

جناب جعفر شاہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ہاں، جعفر شاہ صاحب۔

جناب جعفر شاہ: دا کسان مونږه سره ملاؤ شوی وو او Even پارلیمانی سیکرټری فار لاء عارف یوسف صاحب سره هم ملاؤ شوی وو، هغه وخت کښې تاسو اسمبلئ کښې نه وئ، They were here, they discussed it a lot او هغوی وئیل چې خامخا د اسمبلئ په فلور باندې دا خبره به اوچته کړئ نو مونږه اوچته کړې ده۔ Arif Yousaf is in a big, good picture او دا مسئله ده، دا مسئله ده، Genuine They have complained and they have a lot of problems، د کاندارانو باندې دا شے قانونی طور باندې لاګو کیږی نه۔

وزیر محنت: جناب سپیکر! کوئی مسئلہ، کوئی مسئلہ اگر کوئی جعفر شاہ صاحب کے پاس لے آئے یا عارف یوسف کے پاس لے آئے، ٹریژری کے کسی ممبر کے پاس لے آئے یا اپوزیشن کے تو اگر آپ 'کنسرنڈ' منسٹر سے بات یا ڈیپارٹمنٹ سے بات نہیں کریں گے تو آپ کو کیا پتہ چلے گا۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، دیکھیں ہمارا تو ایک پروسیجر ہوتا ہے، جو بھی کوسچن آجاتا ہے، ہم Properly کنسرنڈ ڈیپارٹمنٹ کو بھیج دیتے ہیں۔

وزیر محنت: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے ان سے کہتا ہوں کہ چونکہ میرے علم میں یہ ایشو کوئی نہیں لے کر آیا، میں تیار ہوں، ان کو جو بھی ایشو ہے، اس کا حل نکالتے ہیں۔

جناب سپیکر: اس کو میں پینڈنگ کرکے، آپ اس کے ساتھ میٹنگ کریں۔

جناب جعفر شاہ: سپیکر صاحب! زما یوہ خبرہ دہ جی، It has gone through the concerned departmentاوران کے نمائندے یہاں پر موجود ہیں، توجہ دلاؤ تو اس کے بغیر پیش ہی نہیں ہو سکتا جب یہ 'کنسرنڈ' ڈیپارٹمنٹ کو نہ جائے، تو میری منسٹر صاحب سے گزارش ہو گی اور I would like the opinion of the Parliamentary Secretary for Law because he was present on that occasion.

جناب سپیکر: آپ بتائیں، اس میں عارف یوسف! کیا وہ ہے، کیا یہ Through proper channel نہیں چلا، یہ Through proper channel چلا ہے، شاہ فرمان صاحب!

معاون خصوصی برائے قانون: سر! اس میں میری۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایک منٹ، میں آپ سے یہ بھی ریکویسٹ کروں گا۔۔۔۔۔

معاون خصوصی برائے قانون: سر! اس میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: عارف یوسف! ایک منٹ Hold کریں، ایک منٹ Hold کریں۔

معاون خصوصی برائے قانون: جی سر۔

جناب سپیکر: آپ شاہ فرمان صاحب! اپنے ڈیپارٹمنٹ سے پوچھ لیں، ہمارا جتنا بھی سسٹم ہے، پروسیجر ہے، وہ تھرو ڈیپارٹمنٹ جاتا ہے۔ آپ کے ڈیپارٹمنٹ میں آیا ہو گا، اس نے آپ کے ساتھ کیوں نہیں ڈسکس کیا؟ آپ ان سے پوچھیں۔ عارف یوسف! آپ بتائیں کہ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟

معاون خصوصی برائے قانون: سر! یہ جو ہے، یہ بڑا احساس ایشو ہے۔ سر! اس میں ہم نے بڑی ڈیٹیل سے بات بھی کی ہے، جعفر شاہ بھی تھے، سکندر شیر پاؤ صاحب بھی تھے، سارے اس میں موجود تھے اور اس میں یہ مسئلہ ہے کہ یہ جو سوشل سیکورٹی والے ہیں، یہ اس طرح کرتے ہیں کہ یہ اکثر لوگوں کو بڑے بڑے بل بھیج دیتے ہیں، تقریباً تین تین، چار چار لاکھ روپے کے بل، اور پھر ان کے ساتھ بیٹھ کر بارگیننگ کرتے ہیں اور پھر جو ان کی جیب میں جاتا ہے۔ اس میں میری سر! ایک ریکویسٹ ہے کہ آپ اس کو Rule 241 کے تحت اگر آپ اپنی Residuary powers use کرتے ہوئے اس کو کمیٹی کو بھیج دیتے ہیں، وہاں پر ہم

بیٹھ کراس کو ڈیٹیل میں ڈسکس کرلیں گے۔ میں شاہ فرمان صاحب سے اس میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ وہ اس کو وہ نہ کریں، ہم بیٹھتے ہیں وہاں پر کمیٹی میں اور اس پر وہاں بات کرتے ہیں جی۔

جناب سپیکر: جی، شاہ فرمان خان!

وزیر محنت: جناب سپیکر! ایک تو یہ توجہ دلاؤ نوٹس ہے تو توجہ آگئی ہے اس کے اوپر، وہ کوئی ایشو نہیں ہے، یہ توجہ دلاؤ کا یہی آپ کا مقصد تھا تو 'کنسرنڈ' منسٹر اور ڈیپارٹمنٹ متوجہ ہیں۔ اچھا، دوسری بات یہ ہے کہ یہ Complaint بھی آجاتی ہے، وہ حل بھی ہو جاتا ہے اور 'کنسرنڈ' منسٹر سے کوئی بات بھی نہ کریں، یہ کونسا طریقہ ہے؟ میں شکریہ ادا کرتا ہوں، میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ یہ ایشو سامنے لے آئے ہیں لیکن میں پوچھنا چاہوں گا کہ اس میں کیا قباحت ہے کہ اگر، اور جو عارف یوسف صاحب ہیں، وہ تو اگر کہیں غلط ہے تو وہ گورنمنٹ کے، ٹریژری کے بندے ہیں، کیبنٹ میں بھی بندہ وہ ایشو لا سکتا ہے، وہ لیجسلیشن بھی کرا سکتا ہے اور مجھ سے ڈسکس کئے بغیر میں جناب سپیکر! بالکل اس کے ساتھ متفق، جو انہوں نے توجہ مانگی ہے، میں متوجہ ہوں لیکن اس سے زیادہ جب تک میں، میں ایشو کو چیک نہیں کروں گا، Refuse کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: اس پر بحث نہیں ہو سکتی، میں اس کو پینڈنگ کرتا ہوں، میں اس کو ختم نہیں کرتا۔ آپ لوگ آپس میں بیٹھ جائیں اور جو سیچویشن ہے، آپ یہ چیک کرلیں۔

وزیر محنت: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔

جناب جعفر شاہ: زہ جناب سپیکر صاحب! دیکبنې یو عرض کول غواړم۔

جناب سپیکر: جی کال اٹینشن ہے، آپ کو پتہ ہے جعفر شاہ صاحب! اس پر اتنی بات نہیں ہو سکتی، آپ آپس میں، جی آپ بات کرلیں جی۔

جناب جعفر شاہ: زما خبره واورئ جی نو۔

جناب سپیکر: جی جی، جعفر شاہ صاحب!

Mr. Jafar Shah: Thank you, janab Speaker! I am very sorry for the department and very sorry for my brother Minister چې د آنریبل منسټر د ډیپارټمنټ نه دا سوال مونږ ته د هغې، د هغې نه تیر شوے دے او راغلے دے په اسمبلی فلور باندې پیش کیږی او دوئ وائی چې ما سره نه دے ډسکس شوے

That's your problem, not my problem، ما خو اسمبلۍ ته توجه دلاؤ راوړے دے۔ سپیکر صاحب! زه به ریکویسټ کوم منسټر صاحب ته چې دا مونږ کمیټۍ ته یوسو او هلته ئے ډسکس کړو۔ Call Attention can be discussed in the Committee, why not?

جناب سپیکر: شاه فرمان خان، ما جعفرشاه صاحب! ځکه مې پینډنګ کړو چې تاسو ئے ډسکس کړئ، دا به زه 'نیکسټ' واچوم ان شاء الله، 'نیکسټ' کال اټینشن دے۔ آنریبل منسٹر ہیں؟

جناب جعفر شاہ: کمیټۍ ته به مو لیږلے وو جو----

جناب سپیکر: پوهه یم، زه خپله پرې هم پوهه یم، د خلقو Complaint شته، زه به شاه فرمان خان سره خپله هم خبره او کړمه خو تاسو لږ ډسکس کړئ، زه به ئے بله ورځ واچوم په ایجنډا باندې۔

وزیر محنت: جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی جی، شاہ فرمان خان۔

وزیر محنت: کل اسمبلی کا سیشن ہے تو کل میں اسمبلی سیشن کے دوران سوشل سیکورٹی کے جو 'کنسرنڈ' ذمہ دار افسران ہیں، ان کو بلاتا ہوں لیکن اس بات کے اوپر میرا اعتراض ہے کہ یہ عجیب حال ہے کہ منسٹر کو پتہ ہی نہیں ہے مسئلے کا بھی اور حل کا بھی۔

(شور اور قہقہے)

جناب سپیکر: نہیں، اس قسم کی بات نہیں کرنی چاہیئے، آپ کی کمزوری میں آتی ہے، پھر اس طرح نہیں ہوتا۔

وزیر محنت: مجھے نہیں-----

جناب سپیکر: یہ آپ کا ڈیپارٹمنٹ ہے، اپنے ڈیپارٹمنٹ کو کنٹرول کریں اور اس کو چیک کر لیں، پھر یہ-----

وزیر محنت: جناب سپیکر! میں جعفر شاہ صاحب کے ساتھ، اسمبلی جب آتے ہیں، ان کے ساتھ ملاقات ہوتی ہے، گپ شپ بھی ہو جاتی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ ان کو مجھے ویسے کہنا چاہیئے، مجھے افسوس ہے کہ

انہوں نے یہ بات، عارف یوسف صاحب اگر ٹریژری کے ممبر ہیں، ابھی مجھے آ کر کہتے ہیں کہ اس کو کمیٹی میں بھیجتے ہیں، میں اس کے اوپر افسوس کرتا ہوں کہ انہوں نے مجھے ادھر یہ بات کرنی چاہیئے تھی، یہ توجہ دلاؤ لاتے ہیں، یہ کس طرح توجہ دلاؤ ہے؟

جناب سپیکر: میں پینڈنگ کرتا ہوں، میں اس کو پینڈنگ رکھتا ہوں، پھر آپ اس پر ڈسکشن کر لیں۔

مسودہ قانون کا زیر غور لایا جانا

{خیبر پختونخوا بانڈڈ لیبر سسٹم (ابولیشن) مجریہ 2015}

Mr. Speaker: Item No. 08 & 09: Honourable Minster for Labour, Shah Farman Khan.

Minister for Labour: Janab Speaker Sir, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Bonded Labour System (Abolition) Bill, 2015 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Bonded Labour System (Abolition) Bill, 2015 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 1 to 28 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 28 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 28 stand part of the Bill, Long Title and Preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون کا پاس کیا جانا

{خیبر پختونخوا بانڈڈ لیبر سسٹم (ابولیشن) مجریہ 2015}

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Honourable Minister for Labour, to please move for passage of the Bill.

Minister for Labour: I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Bonded Labour System (Abolition) Bill, 2015 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Bonded Labour System (Abolition) Bill, 2015 may

be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Bill is passed.

مسودہ قانون (ترمیمی) کا زیر غور لایا جانا

(خیبر پختونخوا اسٹیبلشمنٹ آف انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ مجریہ 2015)

Mr. Speaker: Item No. 10 and 11, Honourable Senior Minister for Health. Arif Yousaf Sahib, please.

Mr. Arif Yousaf (Special Assistant for Law): Thank you, Sir. I, on behalf of the Senior Minister for Health and Information Technology, beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Establishment of Information Technology Board (Amendment) Bill, 2015 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Establishment of Information Technology Board (Amendment) Bill, 2015 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. ‘Consideration Stage’: Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 1 and 2 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 and 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clauses 1 and 2 stand part of the Bill. Long Title and Preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) کا پاس کیا جانا

(خیبر پختونخوا اسٹیبلشمنٹ آف انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ مجریہ 2015)

Mr. Speaker: ‘Passage Stage’: Honourable Senior Minister for Health, Arif Yousaf Sahib! Please.

Special Assistant for Law: I, on behalf of the Senior Minister for Health and Information Technology, move that the Khyber

Pakhtunkhwa, Establishment of Information Technology Board (Amendment) Bill, 2015 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Establishment of Information Technology Board (Amendment) Bill, 2015 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed-----

(Interruption)

جناب سپیکر: باقی باتیں کل کر لیں، اس میں ان شاءاللہ کل اس کو لے لیں گے۔ The sitting is adjourned till 02:00 pm of tomorrow afternoon.-----

(Interruption)

جناب سپیکر: کل کر لیں گے۔

(اجلاس بروز منگل مورخہ 07 اپریل 2015ء بعداز دوپہر دو بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)